

# فکرِ حبیب

(از جناب حبیب شعر صاحب دہلوی)

پہلو میں اک نئی سی ٹرپ پارہا ہوں میں  
کیا چشمِ التفات کا مطلب سمجھ گیا؟  
یہ انتقامِ فطرتِ عشق و وفا تو دیکھ  
اللہ رے تیرے وعدہ فردا کا اعتبار  
ہاں! پھر کوئی نگاہِ حرارتِ فزائی شوق  
آ، اور مجھ سے پوچھ محبت کی واردات  
کیا کچھ نہ تھی شکایتِ کوتاہیِ نظر  
تو یہ سمجھ رہا ہے کہ مجبورِ عشق ہوں

اس وقت غالباً انہیں یاد آ رہا ہوں میں  
کیوں ترکِ آرزو کی قسم کھا رہا ہوں میں؟  
اب اُن کو اپنے ہجر میں تڑپا رہا ہوں میں  
مجبوراً انتظار ہوا حبا رہا ہوں میں  
بے کیفی حیات سے اکتا رہا ہوں میں  
برسوں فضاؤں شوق میں اڑتا رہا ہوں میں  
اب وسعتِ نگاہ سے گھبرا رہا ہوں میں  
کچھ سوچ کر فریبِ وفا کھا رہا ہوں میں

اشعر جہاں میں قحطِ وفا عام ہے اگر

پھر کیوں یہ نغمہ لے وفا گارہا ہوں میں